

عزت میں کیا کرتا ہے۔ میں تمہاری درخواست ناتا ہوں۔ ورنہ ایک گھونٹے میں تمہارا مغز پلپلا کر کے اس صندوق کا راز دریافت کر لیتا چونکہ اب تو معاالمہ ہی دوسرا ہو گیا۔ میں اب اس صندوق کے متصل ہر گز نہ جاؤ نگا۔ اور یہ کہ کہ نوجوان نے اپنی ٹوپی سر پر کھی اور مڑکر چڑپا چار لی۔ جس کا کہ دل بھرا ہا تھا۔ نوجوان کے پیچھے دوڑا اور منت دعا جزا نہ لجھے میں کہنے لگا اُسکی بھر کر کہ اگر آپ نے میرے لڑکی ہوئے کا کسی سے ذکر کیا تو میری نوکری جانتی رہے گی۔

راڑو رک (یہ نوجوان کا نام تھا) گھوما اس نے پھر اپنی ٹوپی آتار لی اور کچین کے پر غزو رجھے میں سلام کرتے ہوئے بولا۔ تمہارا راز صندوق کے سینہ میں رکھوں گا۔ بہرا صاف سینہ ہے۔ اور جس سینہ میں کہنے لبے وہ سینہ نہیں اچھا۔ میں نے نہیں کہا تھا کہ میں شریف زادہ ہوں تم خاطر جمع رکھو۔ کسی کو کیا میں اپنی ہشیرہ مک کو د جس سے میں ہر بات کہدا یا کرتا ہوں) یہ ذکر نہ کروں گا۔

میری آنکھوں میں زمانہ کے حسیں ہتھیں

پہنچو دہ ہے جہاں پر دہ شیں رہتے ہیں

کو میری بہن پس کر بہت خوش ہوتی۔ پر خیل کو بھی تمہیں کسی چور کے نکالنے میں وقت پیش آئے یا اور کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے یاد رکھنا۔ میرے پاس خبر پھوادنیا۔ اور مجھ پر اعتبار کرنا ڈا اور پہنچتے ہوئے وہ سلام کر کے واپس ہو گیا۔

کوئی رُگ دل کی تھی نہ سُغنا تو

کہ اتنے میں نوجوان نے اپنی سُنسی کوروکا۔ اور جھپٹ ٹوپی آتا کر ادب سے سلام کیا۔ اور کہا اُو ہو بہہ بات ہے افسوس مجھے دل ہی کیوں نہ معلوم ہو گیا۔

چارلی ہچکیاں لیتا ہوا آپ نے کیا وسیخا۔ اور شرم و حیا کی سُرخی آس کے رخسار دل پر جھانگئی۔

کیا تجھے کاتبِ زل کجھ نہ تھا کام سُکھڑی  
تجھت میں میرے تھے کئے صدر قم نہ نئے

نوجوان رتعجب کے لیجہ میں تم لڑکی ہو۔ اور بیشک ایک خوبصورت لڑکی ہوا۔ تمہارا انداز ک تھپڑ ہی اس بات کی گواری دیتا ہے۔ بلکہ تمہارے اس رو دینے نے بات کو اور پائیہ ثبوت کو یہنپا دیا ہے۔

یکایک خود چارلی نے رونما موقوف کیا۔ اور لیکن پھر مرد انگی طور پر گھونسماڑتا چاہا۔ مگر جوں ہی اپنے مقابل کی جگہتی ہوئی آنکھوں کی جھلک اور اس کی سیاہ گھونگر دانی بھویں دیجیں اُس کا وہ اکٹھا ہوا ہاتھ گر پڑا۔ اور اس نے لڑکھڑا کر کہا کہ آپ کو مجھے اس طرح گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں۔“

نوجوان نے بند ہو کر کہا۔“ تمہارا ایہہ سوال مجھے تمہارے لڑکی ہونے میں زیادہ تیقین دلاتا ہے۔ اور اس ثبوت میں میں تم سے وہ سلوک کرتا ہوں جو ایک شریف رادہ کسی خاتون کی

یہہ ہمارے نواب معاحب کی خوش قسمتی ہے کہ اسکو ایسا ہوشیار دیا تھا  
مددگار محافظہ مل گیا۔ اور پہلے تو تمہارے نئے پرٹے ہیں۔ جو تمہیں اسی  
حالت میں پہنچ ضرورتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد چارلی ایک خوبصورت  
گوٹ دار برجس اور لمحہ سبز مخللی کوٹ و چمڑے کے گارڈر، میں  
پکھہ اور ہی چیز علوم ہوتا تھا۔ جو خوش خوش میدان میں پھر رہا تھا  
اور رہ رہ کر اپنے کپڑوں کو دیکھتا جاتا تھا۔

## چوکھا باب

## نواب دال ہو گئے

تم ج آئے ہو آج میرے گھر کیا طبیعت میں آئی کیا دیں  
باست ہال۔ نکری کی بنی ہوئی ایک پرانی مگر سخت عمارت  
تھی۔ ہار سوٹ لاک جنگل رجو اُس کے پڑوس قلعہ لانک کلوک کاشکار  
گاؤں کے مشرقی حصہ سے ایک میل دور واقع تھی۔ اُس کے  
دوسرے دون بمیکہ روڑ کbast کی چارلی سے ملاقات ہوئی تھی۔  
اوہ جنے اُس س نے حسب افراد اپنے ہی تک رکھا تھا۔ روڑ ک  
کتب خانہ میں بیٹھا ہوا اپنے والد مسٹر bast سے رجھے لوگ  
رہ میں الاغظم کہتے تھے۔ اپنے اُس فرضہ کی بابت جھگٹرہا تھا جو اُس  
نے ایام کا بیج میں اپنے اوپر کر دیا تھا اور جس کی اوپری کی نیت بوڑھا

بھجو ادینا اور مجھ پر اعتبار کرنا۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ سلام کرو اپس ہو گیا۔  
 چارلی جس وقت راٹرک نظروں سے غائب ہو گیا تو انگلیں صوت  
 پھر اسی صندوق پر آبیٹھا۔ اور اپنی گردان جھکا کر گذشتہ واقعات  
 کو سوچنے لگا۔ بڑی دیر کے بعد سانتے سے لوکس آتا ہوا وکھلانی دیا۔ اور  
 جھٹ چارلی نے دوڑ کر اس سے سبق صحیح واقعہ کہدا۔ کہ کس  
 طرح نوجوان صندوق کے نزدیک آنا چاہتا تھا۔ اور اس نے کس  
 طرح اس ایسا کرنے سے باز رکھا مگر انبا وہ لڑکی ہونے والا ذکر نہ کیا؟  
 جسفلوکس نے آخر پوچھا تھا تم نے اس کا نام دیتہ تو لکھ دیا ہے؟“  
 چارلی ہاں صاحب مسٹر راٹرک باست اس نے لکھا دیا ہے۔  
 جسفلوکس۔ (یہ سن کر تشجیب لظر آتا ہے) دل میں جیسا کہ یہ بیان  
 کرتا ہے۔ تو وہ کوئی الٹھ جوان ہی معلوم ہوتا ہے) اور ہاں اس  
 سے تم کس طرح نبیٹے؟“

چارلی ”یہ اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔“ اور امید ہے کہ اب وہ  
 کبھی نزدیک نہ آؤ یگا۔

راومی ۵ باتیں بڑھ کے نہ کیجئے اجی معلوم ہے سب  
 میں پتہ کی جو کہوں گا تو خجالت ہو گی

جسفلوکس نے چارلی کی پیٹھی سکھونکی۔ اور کہا شاباش بٹیا چارلی پو  
 شاباش۔ مجھے اول ہی معلوم کھتا کہ بوڑھے جان ہیکسٹ کا صبر  
 کچھ چیز نکلے گا۔

ملاتات مازدید نہیں کی۔

جو ان لڑکی میرے آپا میں تو اُس سے نہیں ملی۔ اور نہ خدا مجھے اس سے ملائے۔ مگر جو یہودہ کام اُس نے کیا وہ پہہ بھے کہ صارست لاک خیگل میں جانا ہمارے لئے منوع کروایا۔ حالانکہ اُس کے ماکے نے خدا اُس سے بخشنے پہن سے ہمکو گھومنٹے اور پھر لئے کی اجازت وے رکھی تھی۔ صبح میں محافظہ کے جھوپڑے کے نزدیک زرد گلاب کے پھولوں سے جی بیلار ہی تھی کہ یہ کاپیک ایک لم دھڑنگ دیور اور شخص نے مجھے للاکار کر خیگل سے باہر کل جانے کو کہا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ نواب کا اعلیٰ محافظہ ہے۔ گو اُس نے مجھے کوئی ایسی سختی نہیں کی بلکہ میرے تیچے پیچے آیا جب تک میں ہارست لاک خیگل کی حدود سے باہر نکل کر اپنے مقام کی حد میں نہ آگئی۔

آزاد کسی کی بھی اٹھاتے نہیں منت

و بیجا نہ کبھی سروکوتہ بار شر کا

نوجوان را ڈر ک تو جس کے اول ہی کان کھڑے ہو گئے تھے محافظ

کا کچھ اور ہی حلیہ انہی بہن سے سن دم بخود ہو گیا۔

بوڑھاڑ میں۔ گویہ ہمسایہ پر دری سے بعید ہو۔ ورنہ ایک گونہ نواب حق پر ہے۔ غلبہ ہے کہ اُس نے عوام کے واسطے ایسا حکم دیا ہو مگر جب نواب کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ تم لوگ پہن سے اس خیگل میں پھرتے ہو تو یقین ہے کہ وہ ایسا کرنے سے ضرور بار آ جائیگا۔ بوڑھے

رمیں حیل و محبت کر رہا تھا۔ کہ گند شترہ سال بوجہ نہوئے کافی بارش کے میں نے فصل میں بہت کچھ و دھکا لگا چکا ہے۔

بوڑھا رہیں پدن میں اچھا ہا تھا پاؤں کا مفہوم بوط قریب ساٹھ کے سن تھا۔ مگر اس کی بیوی کی بیوقت موت نے آسے بہت کچھ بدل دیا تھا۔ اور اس کی کمر قدرے ختم کھا گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بوڑھا رہیں اپنے ان دونوں سچوں را ڈرک دا اس کی بہن دینی فرد کو رجور پی والدہ کی وفات کے وقت صرف پانچ برس کی تھی، ہبہت پتا تھا۔ اور بیوی مجستہ کرتا تھا۔ اس نے اس کو لاٹ میں پالا تھا۔ اور بہت آزادی دے رکھی تھی۔

اچانک دروازہ کھلنے سے اس ناخوش بحث کا جوان پاپ بیٹوں میں ہو رہی تھی فیصلہ ہو گیا۔ اور ایک جوان خوبصورت لڑکی اندر آگئی جس کے پر غصب نفس دانگاڑ طاہر کر رہے تھے کہ وہ بہت خفاب ہے۔ بوڑھا رہیں۔ بیوں دینی کیا ہے۔ تم بہت خفاظت آ رہی ہو جیسے کسی سے لڑنے آئی ہو۔ مجھے امید ہے کہ میں اور راؤں اس سے میرا ہیں۔ ۶۴۔

جو ان لڑکی میں بیٹیک آپ لوگ میرا ہیں۔ آپ دونوں میرے پیارے بزرگ باپ بھائی ہیں۔“ اتنے میں لڑکی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ میں تو اس نواب ڈی گورن کا جو قلعہ میں رہتا ہے ذکر کرے آئی تھی۔ بوڑھا رہیں رانی کر سی سے ڈر (لہکر) کیوں بیٹی اس نے کیا کیا؟ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ تم سے ملا ہے۔ کیونکہ ابھی تک اس نے مجھے

ز آہد جوان! جونی گوں کرہ میں داخل ہوا ونی فڑ نے نجب شریطے  
نہ از سے آنکھیں پچھے جبکا لیں۔ لیکن بوڑھا رئیس بحشاوہ پشیانی آنکھ  
بوڑھا اور اپنے آنکھ دائلے مہان کا خیر مقدم کیا۔ اور ایک عمدہ  
کوڑھ پلا سمجھا۔

بوڑھا رئیس دیکھندرہ پشیانی مسٹر لامگڈن میں تھیں پھر سمجھو اپس  
وطن میں دیکھکر نہایت خوش ہوا ہوں اور تھیں تھا ریس کا مجاہی پر  
مبارکباد دیتا ہوں۔ تم مشرق میں نام پیدا کر کے آئے ہو  
مرد سے بہتر ہے نام مرد عجیب ہے یہ مثل  
پہلوان ہے سو ہے رتم کی آتش دھاکہ

جو ان پادری دی مسٹر باست میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ اور میں  
پھر ایک دفعہ اس پیلی ہرست "گاؤں میں والپس آکر از خد خوش ہوا  
ہوں۔" خدا معلوم اس نے قلعہ کا نام کیوں نہ لیا۔ اور ونی نہیں۔  
مجھے اب مس باست کہنا چاہیے۔ کیا تھا رے پاس اس نوجوان کے  
لئے جو آج سے چار سال ہوئے یہاں سے چلا گیا تھا اور اب پادری  
ہو کر کچھ دا اپس آیا ہے۔ کچھ الفاظ نہیں؟ عصع مجھے را ڈر ک گاؤں  
میں ملا تھا۔ جس نے مجھے تباہ کہ میں اب بجائے اس چھوکری کے جو  
میرے ساتھ کھیلا اور مجھے چھیڑا کرتی تھی ایک شریم بوان خاتون  
پاؤں گائے روں میں

دیکھئے اپنے لمبے ہمکو تپوں سو کیا نہیں اک بزمیں نے کہا ہو کہ پہیہ سال اچھا ہے

رمیں کے اس جواب نے لڑکی کو دہمایا کر دیا۔

جو ان لڑکی رطامت سے اگر نواب نے اپسانہ کیا تو اس کو اس بات کا خیازہ ضرور اٹھانا پڑے گا۔ پہہ پرانی جگہ پر نئے نئے نوکر رکھا سخت بے انصافی ہے۔ اس سکاؤں کے لوگوں کے منہ سے روٹی حبیب کر باہر و والوں کو دنیا کچھ عقل کی بات نہیں۔ میں نے شاہے کے نواب ڈی گورن نے اس سکاؤں میں پل ہرست سکانہ کوئی آدمی قلعہ میں اور نہ اس کے متعلق جا بکر اور پرسی نوکر رکھا ہے۔ بلکہ سب آدمی ود و راز سے اماکر رکھے ہیں جو اگر اعلیٰ محافظت کی طرح ہیں تو پھر آپ خیال فرماسکتے ہیں کہ وے لوگ کس قسم کے ہوں گے۔ اس کو آپ کسی موقعہ پر سمجھادیں۔ لقولہ

بُدْيَدِی سے گزندانی باز آئے

نیک بیوں نیکی سے رُپی باتھا ٹھائے

نوجوان را ڈرک مگر کیا تمنے کسی نوجوان مددگار محافظت کو تو دہاں نہیں  
و بچھا سر جونکھی بینی فرڈ لے تو سوا اس دیور رونخس کے جس پر وہ  
چھپی طرح رپا غصہ نکال جھی کھی او۔ کسی کو نہ و بچھا سکتا جواب دیا نہیں  
میں نے کسی اور کو دہاں نہیں دیکھا ہا۔

نوجوان را ڈرک ثہتا ہوا کمرہ سے باہر نکلا۔ تو اس کی نگاہ ایک خوبصورت لانبے قاد جوانِ رعناء پر پڑی۔ جو زادہ انہ اس میں تھا جب دہ کمرے میں داخل ہوئے لگا تو را ڈرک نے اس سے پسلیوں میں

لکھ دیا۔

بہہ کہ بڑا پادری ابھی او سط عمر اور مضبوط ہاتھ پاؤں کا آدمی کھا۔  
بُوڑہ مار میں ٹھہر اکیا خیال ہے۔ بڑے پادری سے تمہارا اچھا  
بنھاؤ ہو جائیگا؟

جو ان پادری روزگار نہ ہے ہلاکر، ظاہرا تو لگاڑی کوئی وجہ نہیں۔  
معلوم ہونی۔ وہ مجھے بہت خوش ہیں را اور میں بھی مسلمان ہوں کہ ان  
کی وفات کے بعد میرا ہی حق ہے۔ استغفار استغفار اشد۔ میں اپنے  
بزرگ کی تحریر کر رہا ہوں۔ جو ان پادری نے ہنسکر کہا، مسٹر نیدلر یہ  
آن بڑے پادری کا نام ہے) بہت لائق ہیں گاؤں کے لوگوں کا اچھا  
خیال رکھتے ہیں۔ میرا آن کا بڑا اچھا لذارہ ہو رہا ہے۔ مگر معلوم نہیں  
وہ کس وجہ سے قلعہ لانگ کلور والوں کے سخت برخلافت ہیں۔ خاصکر  
اس کی شکارگاہ کے محافظت سے توازن دھخنا ہیں۔ وہ شاپریجت کرنے  
اس کے جھونپڑے واقعہ ہارست لاک خیگل میں گئے تھے چہاں وہ آن  
سے ادب سے پیش نہ آیا تو وہ سخت برائجخانہ ہو کر چلے آئے۔

وینی رپر اسپاٹ بجهہ میں؟ تو پھر انہوں نے کیا کیا؟

جو ان پادری بہرثے پادری صاحب کو جب پہ معلوم ہوا کہ لوگوں فرقہ  
رومن کتبیٹک سے ہے تو انہوں نے اس کو جھونپڑے میں خود جا کر کے  
سمجھانا چاہا، جس پر اس شریروں معاشر تو محس نئے نہ اخیران سے  
کیا کہا کہ یہ نمار اصن ہوئے سے بد و عالمیں دیتے چلے آئے۔

وینی فرڈ (تالی بچاتے ہوئے) مسٹر نیدلر یہل نے خوب کیا، میں بھی اس

وینی فڑو۔ شرما تے ہوئی آگے بڑھی) اور چند معمولی الفاظ میں ہی خوش آمدید و مبارکباد ختم کر دی۔ وہ پادری کے بیکا یک اتنے عرصہ بعد آنے سے ذرا لگبراسی نہیں۔ ورنہ یوں تو وہ بہت خوش ہوئی۔

جو ان پادری۔ اب وہ لڑکا نہ سمجھا جو قلعہ لانگ کلور میں وینی کے سبب مارا کرتا تھا۔ بلکہ اب وہ مشہور پادری لانگڈن ٹرینسٹکم سمجھا۔ جسے قسمبہ مائل اینڈ کا بچہ بچہ پر جانتا تھا۔ اور جہاں اس نے اچھے اچھے کارنایاں کئے تھے۔ اور جہاں وہ خدا معلوم اور کہتا تھا رہتا کہ بیکا یک سخت سنجار لے اس کو آؤ بایا۔ اور کامل ریکٹ ناہ کہ اس کا سمجھانا چھوڑا اور اسے مجبوراً لفڑن تبدیل آب وہو اپنے ہی گاؤں میں رجو اس کا جنم بھوم تھا) مددگار پادری کی خالی جگہ پر کرنے کے واسطے نوکر ہو کر آنا پڑا۔ پادری لانگڈن سر جازح ٹرینسٹکم کا منجھلا بھائی تھا۔

سر جازح ٹرینسٹکم کے سر جانے اور قرضدار ہونے کی وجہ قلعہ لانگ کلور نواب ڈی۔ گورن کو کرایہ پر دیا گیا۔ ورنہ چند اسی ضرورت نہ تھی۔

اگر پادری لانگڈن چاہتا تو کوشش کر کے بڑے پادری کے عہدہ پر متفرم ہو سکتا تھا۔ کیونکہ سارا گاؤں میں ہر سٹ سر جازح مردم کی وقتاً فوتاً مہر بانیوں کا منتکور رکھتا۔ مگر جو ان پادری لانگڈن نے اپنی فیاض طبیعت کی وجہ اس بات کا سلطق خیال کیا۔ نہ کیا وہ سر

وشاں کا انٹھار کر رہا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ اس میں جو ہر تھا کہ اس کے نقش و نگار اس قدر دل آؤ یز پیارے اور دل میں لکھنے والے تھے کہ ان میں عیوب جوئی کی ضرورت نہ کھی۔

نواب ڈنی گورن رجسٹر ہم آئندہ نواب کے لقب سے ملقب کریں گے) میرے پیارے مسٹر باست آپ نے غریب خانہ تک جانے کی تکلیف گوارہ کی تھی۔ اس کے بدلتے میں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے جلد ملاقات بائزید کروں۔ (اور یہہ اس نے صاف و صحیح انگریزی میں زبان میں کہا) آپ کی یہ عین نبدد نوازی تھی کہ ایک پرنسی سے اس قدر جلد ملاقات کی۔ آپ ایک لایقی بزرگ ہیں۔ فرانس میں میرا کوئی دسیع خانہ انہیں۔ مگر مجھے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہوتا ہے۔ جب میں یہہ و بچتا ہوں کہ مجھے قدیم عمار قلعہ لانگ کلور میں رہنے کا افتخار حاصل ہے اس کے بعد بوڑھے رہمیں نے دونوں مسٹر لانگڈن ٹرینسٹکم اور دینی کو تو اپسے تعارف کرایا۔ اس مرتبہ کھپڑ نواب نے جھاک کر کوڑ نشات کی۔ مگر جو ہی سر اٹھایا تو سیدھا وہی کی آنکھوں کو دیکھا جس میں خدا معلوم کس غصب کا جادو کوٹ کوٹ کر کھرا تھا۔ کہ یہ ایک سانڈ کے لئے بالکل خواص پا ختہ ہو گیا۔ ساری سڑی گم ہو گئی۔ کیونکہ حقیقت میں وہی فڑ پر لے درجہ کی خواص پورت لڑکی تھی۔ اس کی سیاہ رسیلی آنکھیں۔ اس نے لبے گھونگر والے بال اس کے حسن دلا دیز کو د بالا کر رہے تھے۔ مدیہ بات کہ صرف نماز کرنے سیاہ آنکھیں ہوں یورپ میں کم ہے)

گفت معاونت کو پسند نہیں کرتی۔ اسید ہے کہ وہ اپنی بندوقوں کے بچھر  
ہی میں رہے گا۔ پھر وہ بیان کرنے لگی کہ کس طرح اس اعلیٰ معاونت کے  
آئے خیل سے نکل جانے کو کہا تھا۔ اور جس کی بابت میری حب نواب  
ڈی۔ گورن سے ملاقات ہو گئی تو صرف رشکایت کروں گی۔ اور خوب اس کی  
وہ صرف بہائیک ہی کہنے پائی تھی کہ رک گئی۔ کیونکہ کرہ میں چوکھٹ  
کے پاس خالنسام سے ذرا آگے جسے وہ اندر لا پایا تھا۔ ایک شریف  
آدمی جھک کر آداب بجا امار ہاتھا۔

خالنسام روزور سے ہجۃ عالی۔ اعلیٰ حضرت نواب ڈی۔ گورن صاحب  
کہکھ خود و ریس چلا گیا۔

بوڑھار نمیں یہ میرے پیارے نواب پر آپ کی کس فدریم پر عنایت  
ہے۔ اور آگے پڑھکر خاص ملاقاتی کا ہاتھ جوش سے چوم لیا۔  
دنی فرد ولائلہ دن ٹریسینگھم پرڈہ کی آڑ میں سے فرانسیسی نواب کا  
جو جھکتا ہوا تھا چہرہ و بیکھنا چاہتی تھی کہ جس کو وہ بنا اپنے خیال میں بوڑھا  
سمجھتے ہوتے تھے۔ حالانکہ نواب کی عمر ۵۲ سال سے زیادہ نہ ہو گی۔  
جب نواب سیدھا لھڑا ہوا تو دنی کو فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ تملٹی پر تھی۔  
کیونکہ نواب بوڑھانہ تھا۔ اس کی کنگھی کی ہوئی تھی دار موچیں بکروں  
ڈاڑھی سر کے پال مہین ابرٹ فیشن کے کٹے ہوئے لانے خوبصورت  
پلن پر قیمتی فلائلین کا جوڑا رجس کی کٹائی و سلائی اُس کے سینے والے  
کی اعلیٰ بیاقت نظر ہر بھی تھی) اور اس کا چکنا چکیلا چہرہ اس کی نکنست

پیارے زر و گلاب کے پھولوں سے دل بہلا کر جی خوش کر رہی تھی کلیل  
میں غلہ ماسا اور مجھے خبکل سے باہر بکل جانے کو کہا۔

نواب۔ دُم تاسف ہو کر اس باستِ اگر نہ مس آپ سے گستاخی سے پیش آیا تو  
میں ابھی اُسکے تن سے کھال اُتھا دوں۔ اس کی آنکھیں آپ کے پاؤں تھے  
بچھوادوں۔ اور وینی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔  
وینی فرڑ۔ (یہ بھی کہ اُس نے بازی جیت لی) ”بیشک وہ گستاخ تھا مگر اس نے کہا مستحب  
نواب میا چھا تو آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اس کو معاف کر دوں۔ اور  
ساتھ ہی وہ رکاوٹیں بھی ہٹا دیجائیں، آپ کو خبکل میں بھرنے کی وہی  
آزادی حاصل ہے جو پہلے تھی۔ اور اس باست میں آپ کو یقین و لاتا  
ہوں کہ میں ہزار پونڈ خرچ کرنے پر آپ کی خاطر تیار ہوتا۔ کاش کر میں  
آپ کی اس کشیدہ خاطری کو روک سکتا۔ جو پرستی سے پہلی ہی ملاقات میں  
پیش آئی۔ اور ساتھ ہی میں اس کے قلعہ کے آئندہ مالکوں کو بھی رنجیدہ  
کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ نواب کا یہ اشارہ پاوری لانگढ़ن کی طرف تھا  
وینی فرڑ آستہ سے اپہر تو خوب شال قائم کر دی۔ خوب۔ عی  
ہوا میں بھر کے یہ کم نظر بھی کتنا ابھرتے ہیں

نواب۔ ڈست ہے۔ مگر میں سخت افسوس کرتا ہوں کہ یہ صرف آپ کے  
واسطے کسی خاص خصوصیت سے نہیں بلکہ ہر ایک کے واسطے ہے خواہ کے  
باشد۔ بغیر بیری اجازت خبکل میں نہیں آ سکتا۔ آپ مجھے خواہ دیوانہ فریبی  
ہیں۔ مراور ہیاں اُس کا بھبھ سختی سے بدال گیا) افسوس اب میں پنا دیا ہوا ہو جگ

بودھے رئیس نے کچھ عرصہ کا مختلف گفتگو کرنے کے بعد اپنی محنت علی سے چہہ کہنا شروع کیا کہ ہمیں از خدوشی ہوئی کہ ہمارا پڑوسی نواب بہت شکاری ہے کہ مشہور شکار گاہ کو اس نئی سے بند کر دکھا ہے کہ آج تک خود اس کے مالک نے ایسا نہ کیا تھا۔

نواب یودھی آپ کو صحیح خبر ملی ہے، لیکن ساتھ ہی اس نے اپنا سفید ہاتھ بلا کر کہا۔ جناب مجھے آپ ایسا خود غرض خیال نہ فرمائیں کہ سب قشکار میں ہی کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ میں امداد کرنا ہوں کہ آپ مع من ملت موسمِ خزان میں مجھے شکار میں مدد و یاری۔ اور ساتھ ہی مسٹر ڈرینسنگھم بھی اگر آن کے زادہ اندھہ پر ٹھیک ٹھیک انجام دے سکتے ہیں۔ میں اس شرکت کو اپنا خاص اعزاز و افتخار سمجھوں گا۔ میونکہ وہ جگہ ان کے آبا و اجداد کی ہے مجھے ان سے بطور رہنمای اور امداد ملے گی۔

جو ان پادری میں بخوبی اپنے ناچیز تجربہ کے ساتھ حاضر ہوں میں نے اپنے بھین میں چیپے چیپے اس زمین کو روشنہ کر دیا۔ اور یہی اس وقت میری عین خوشی ہوا کرنی تھی۔

وئی فرڈ نواب کے ہاں کرنے پر جھٹ بول آٹھی۔ اور آپ مجھے بغیر موسمِ خزان کے انتظار کے ہارست لاک خیگل کا سب حال معلوم کر کتے ہیں۔ بشر طیکہ آپ ذرا اپنے اس محافظت کو تنبیہ کر دیں۔ سر جارج ڈرینسنگھم کی طرف سے ہمیشہ ہم باستہ ہاں والوں کو اجازت تھی کہ بے محایہ آزاد گشت لگایا کریں۔ مگر جناب کے محافظت نے عین اس وقت جبکہ میں پارے

لانگڈن کو مددگار پادری کے عہدہ پر اس جگہ آئے ہوئے ابھی کوئی ایک مہینہ ہی ہوا تھا۔ کہ یہاں کی عمدہ آپ نے ہوا نے اس پر وہ اثر کیا جو سونے پر سہاگہ کرتا ہے۔ اس کے سیاہی مائل داغ جو مشرقی ملک میں بوجہ سخت محنت کے ہو گئے تھے اب اس کے چہرہ سے جانے ترے تھے اور اب وہاں اس کی جگہ ایک خوبصورت و لکش گلابی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے پچھے ہوئے گالوں کا اب نام و نشان تک نہ رہا تھا۔ مگر یہاں پر بہہ کہہ دنیا بھی لازمی معلوم ہوتا ہے کہ ملادوہ ان باتوں کے ایک خاص چیز اور بھی کھٹی۔ جو اس کے دل کو تقویت دے رہی کھٹی اور وہ مس دینی فرد کی سچی محبت کا خیال تھا جپن کے زمانہ میں جب لانگڈن اکسفورڈ کی یونیورسٹی سے قلعہ لانگ کلور میں پر آیا تھا تو دینی اس سے بہت محبت و خوش اخلاقی سے پیش آیا کرتی کھٹی۔ اس کو لانگڈن کے آئے کی تہایت خوشی ہوتی کھٹی وہ دو توں بہت اچھے دوست تھے۔ مگر جب آخری وفعہ لانگڈن لانگ کلور سے دیام نہ صحت پوری کر کے جانے لگا تو اس کے دل میں کسی اور ہی خیال نے جگہ کر لی کھٹی۔ جسے وہ اس وقت بوجہ خورد سالی جانہ سکا۔ اور اپنے دو دراز سفر مشرق میں چلا گیا۔ کہ جہاں سے اب اُس سے چار سال بعد واپس آئے کا پھر انفاق ہوا۔ جبکہ وہ خیال ایک سچی محبت کی شکل میں اچھی خاصی جڑ پکڑ جکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میں اس حسن کی دیوی کو دل سے چاہتا ہوں اور میں مت سے سے اس کا فرقہ نہ ہوں۔

چونکہ اب دونوں ساتھ ساتھ تاروں بھری رات میں واپس گھر جائے

کسی صورت سے نہیں توڑ سکتا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے سخت رنج ہوتا ہے مگر میں مجبوہ ہوں۔  
وینی فروڈ نے حیران ہو کر نواکو سے پہنچ دیکھا اور بغیر ایسکی طرف دیکھے یا کوئی لفظ بولے کمرہ سے باہر چلی گئی  
قابل قرب نہیں بے اوپوں کی صحبت دور رہا ان سو دلا جنکو تراپاں نہیں

## پاچھوائی باب محبت و جوانی کا خواب

خاکسار و نکو مری جان نہ سمجھونا چیز خاک ہی میں تجھے لال نمیں رہتے ہیں  
سپتھر کے روز کی شام کھتی اور میل ہرست کے گر جا میں گا کر عبادت  
الہی کرنے کی مشق ابھی ختم ہوئی کھتی جبکہ دینی فروڈ باست لے حسب  
معمول یا نوبجا نیکا جو فخر حاصل کیا تھا اس کی اس نشوونیہ نوکری میں  
پا دری لانگڈن نے رجو حاضر میں گر جا میں اول درجہ کا گانے والا تھا  
اپنی شرملی آداز سے اس کی مدد کی کھتی کہ جہاں غسلع ہیم پ شائر کے  
پڑا نے تھاویں میں جس جگہ محسن پڑا نے تھے کے لوگ رہتے تھے اتنی  
محلس کا اکٹھا ہونا بہت غیمت تھا۔ اور طرہ یہ کہ قریب قرب ہر پیشہ  
کے لوگ شرکیے تھے۔ زن و بچہ بننا و پر سب ہی گر جا سے باہر نکل کر  
اکٹھے ہو اس خاموش راستے سے ہوتے ہوئے پڑا نے پچانک کی آڑ  
میں غائب ہو گئے۔ جو گاؤں کی سڑک پر تھا لیکن وینی فروڈ وہیں دروازہ  
میں کھڑی رہی۔ جب پادری لانگڈن نے دروازہ میں قفل لگادیا تو پھر  
یہ دونوں کبھی ساتھ اس پرانی سیاہ پوش عمارت کو جو بادشاہ نا من  
کے وقت کی بنی ہوئی کھتی دیکھتے ہوئے چھوڑ کر چلے آئے۔

اس کے اور کیا کہوں کہ میں تھیں چاہتا تھا۔ اور چاہتا ہوں۔ مجھے نے محبت ہے۔ اور سچی۔ مگر قلب وہ زمانہ سمجھتا کہ ہم شبک کچھ سمجھتے ہتھے۔ اور آپ، خدا کے خدا۔ سے وہ محبت بڑھتے بڑھتے ایک پہنچتہ سمجھل ہو گئی ہے۔ اور پیاری و نیتی تم مجھے اپنی جان سے زبادہ غذیز ہو۔

و نیتی فرم دے خوشی کا سانس بھرا۔ اور کہا آد۔ پیارے لانگڈن۔

یا اوری لانگڈن۔ و نیتی سیری جان و نیتی۔ اور یہاں ان دونوں کی زبان فریک گئی۔ مگر ان کا پہہ پلی و فعہ گرم جوشی سے بغلکیر ہونا ریکا ایک خوندا آنکھ کی چک سے جو سڑک کے موڑ پر ان کی طرف آتی ہوا معاوم ہوئی، محل ہو گیا۔ یہہ موڑ کار کے بھلی کے لمپ کی روشنی تھی۔ جس کے بیش قیمت رہڑ اور اعلیٰ قسم کی ساخت نے اس کھڑکی پر ایک اور برد بڑ کی آواز کو بالکل خاموش کر دیا تھا۔ جو اکثر معمولی موڑوں میں ہوا کرتا ہے۔

پڑوں جلد ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فوراً ہی فرب کی جھاڑیوں میں پناہ گز پا ہوئے۔ اور یہاں ہوں نے عین وقت پر کیا ورنہ آن کے کچل جانے میں کوئی شک نہیں تھا۔ کیونکہ اسی وقت موڑ کا سن سے فرب ہو کر لٹک گئی۔ جس میں نواب اور اس کا ملازم بیٹھے ہیتے شاید نواب نے ان کو نہیں۔ کیجا کیونکہ اس نے ٹوپی آتار کر ان کو سلام نہیں کیا۔

اس اچانک رکاوٹ کے بعد دو نوں پھر چلنے لگے جیکہ اول و نیتی

کھتے پادری لانگڈن نے مناسب سمجھا اس سے اچھا اور کو نسا موقعہ ہو گا۔ اپنارازول دینی پر ظاہر کر دے۔ اور اپنی اصل مشاہدے کے بخوبی رہنے کے پڑکمہ پادری لانگڈن پر گفتگو میں بہت سیدھا اور سنجیدہ سخا۔ اس نے جس وقت باہر کے سچاں کی زنجیر حلقہ اسی اور آس راستے کو ہونے جو باستہ ہاں کو جاتا سخا تو پادری لانگڈن نے اپنی تقدیر آزمائی کی تقریب یوں شروع کی۔

ہم کبھی رکھتے ہیں وہ دل مول نہیں ہے جبکہ  
پر خرد ارگی و بیکھیں تو نظر کتنی ہے۔

پادری لانگڈن (پیاری دینی نہیں وہ میری گذشتہ چار سال کی پڑاؤں  
الوادع یاد ہے کہ جب ہم ورنوں برابر کے دوست کھتے ہیں؟  
وینی رہنسکر) مجھے خوب یاد ہے۔ مگر برابری کے بارے میں کچھ  
نہیں کہہ سکتی۔ سوئے اس کے کہ وہ آپ کا زاہد اندھہ عہدہ نھا۔ جس نے  
مجھ پر بہت کچھ اثر کیا سخا۔

پادری لانگڈن (پیاری عہدہ نہیں دل کی بکھلی کہو۔ پیاری نہیں  
یاد ہے کہ میری وہ حالت کیوں ہو گئی تھی؟) ہے  
وینی نے رجولفظ پیاری سنا تو وہ سمجھ گئی کہ کیا ہونے والا ہے فتح  
ہے دل را بدلتی (شوخی سے جواب دیا۔ مجھے کیا معلوم  
آپ کو آس وقت کیا ہو گیا تھا؟)

پادری لانگڈن (تم کچھ تھوڑا سا سمجھ گئی ہو۔ میری پیاری سوائے

روز کے رنج کے ڈھر سے مصیبت نکلی  
 دون پھرے جان بھی عیش کی صورت نکلی  
 پادری لانگڈن سچھ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اس سے کچھ یاد آگیا۔ اس  
 نے ذرا زور سے کہا اگر جا میں تھا رے آج کے گانے نے آج مجھے یہ  
 مخلوق کیا تھے کیا ہی نور کا گلا پایا ہے کیا ہی اچھا ہو جو کل تم پھر وہی گھاؤ  
 و پنی فروٹ۔ رُگی اندھیرے سے آواز آئی امیرے پیارے کل وہ گناہ گماوں  
 کہ گر جا کے شہیر و ستون وجد میں آ جائیں۔ اور سامعین عشق عشق کر جائیں

## پھٹا باب

گر جا کے اندر وہی کمرہ میں ایک پر در و پتخت

جنگلے آسمان کی انتہا کیا

بڑوں کی بات جو کچھ ہے بڑی ہے

یقیناً اور در اصل زمانہ کی آئندہ خوشیوں میں جن کی نہ ابتدا  
 ہے اور نہ انتہا۔ اگر کوئی لطف ہے تو وہ ملک انگلشیہ میں (تو اس) کے  
 روز واقع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ زمین کا ملک ٹاکھی جسے کسان کے ہل یا گاری  
 کے پتوں لئے نہ رو نہ دھا ہواں وہ بھلا معلوم ہوتا ہے۔

پادری لانگڈن و پی کے سچے قول و قرار کے بعد جو صبح ہوئی تو  
 وہ بالکل رہا نہ موسم بیمار (تو اوار کے روز تھی)۔ جو کہ انسان کے دل

پادری لانگڈن ڈاہس پیاری کہتی تو فتح ہو۔ مگر ایک عرصہ چل بٹئے کم از کم چالیس برس۔ میری پیاری میں جانتا ہوں کہ فصل کے عمدہ نہ ہوئے اور راؤڑک کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے واسطے تھا رے والد کو کس قدر روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ میں اپنے بارے میں بھی ان سے کچھ نہیں کہتا۔ ابھی اس بات کو ایسا ہی سئے دوسرا سے ہماری محبت میں کچھ کمی نہیں آتی۔ یہ اس سے تو اچھا ہو گا کہ مجھے تسلیت کی تو اجازت نہ ہو۔ اور کیا خبر تجھ کا خدا کیا کرے۔ وہ مسبب الاصابہ ہے۔ اس کی کریمی کے قربان۔ اس کی رحیمی کے حمد تھے۔ کیا تعجب کہ قسمت ہی میں اکھا جائیں سائیں کے سوکھیل۔ ممکن ہے کہ میں سات ہزار روپیے۔ سالانہ کی جاگیر پر بیٹھ جاؤں جو آج کل بڑا پادری مسٹر مینڈیبل پار ہا ہے۔

ویسی فرود۔ (انبات میں سر بلائے ہوتے مجھے بھی تھا ری رات سےاتفاق ہو میرخیال میں کبھی بھی بہتر اور مناسب ہے کہ ہم ڈپی منگنی ریا اس ایجاد و قبول) کی جگہ کوئی احوال مخفی رکھیں اور کسی کو کا نوں کان خبر نہ ہوئے دیں۔ ۵  
سد اکیس ہی رُخ نہیں نا ڈھپتی

چلو تم اوپر کو ہوا ہو جب دھر کی

اتھے میں دونوں باست ہال کے بچا نہ ک پر پہنچ گئے جہاں بودا  
کا پڑ جوش بوسہ ثابت کر کے پادری لانگڈن خوش خوش بہہ کہتا ہوا

والپس ہوا ۶